سوال

(541) وقف کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کا کوئی چیز مثلاً باغیچہ۔ باڑی۔ مکان وغیرہ وقف کردے۔ اور وہ اس کو کئی سال اپنے قبضہ میں رکھ کر اس سے فائدہ اٹھائے۔ تو از روئے شریعت وہ چیز کس کی ملکیت ہوئی۔ اور جس کو وہ چیز دی گئی ہے۔ اس سے واپس لینا از روئے شریعت کیا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ر 5/12 ذی الحجہ 1357 ہجری)

اضافہ مفید

ین سکالزید نے مسماۃ ہندہ اہلیہ سابقہ کو کہ جس کے عقد کو عرصہ چھتیس سال کا ہوا۔ اور اس سے ایک بیٹا بیٹی اور پوتا پوتی ونواسہ وغیرہ پیدا ہوئے ہیں۔ اور اب زید نے مسماۃ ہندہ اہلیہ سابقہ کے پاس دوسرے مکان میں آنا جانا اور خدمت لینا اور حق شب داری وغیرہ۔ واسطے لگانے الزام عدم اطاعت ونافرمانی۔

بجواب۔ درصورت کہ زید اپنی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ برضا ورغبت اپنی زوجہ اولیٰ کو ہبہ کردی۔ اور قابض بھی کردیا۔ تو بلاشبہ جائداد ہوبہوبہ ملک زوجہ اولیٰ کی ہوگئی اب زید کو جائداد موہوبہ کو واپس لینا شرعاً جائز نہیں۔

، عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العائد فی ہبۃ کالکلب یقی ثم یعود فی قیئہ (متفق علیہ)

عالم گیریہ میں ہے۔

اذا وہب احد الزوجین لصاحبہ لایرجع فی الہبۃ وان انقطع النکاح بینہما انتہی

واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ السید عبدلسلام عفی عنہ 17 محرم 1317 ہجری۔ سید محمد نزیر حسین)

ھوالموفق۔

فی الواقعہ صورت مسئولہ میں زید کو ہرگز جائز نہیں ہے۔ کہ جائداد موہوبہ کو اپنی زوجہ اولیٰ سے واپس لیوے بلوغ المرام میں ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لایحل لرجل ان یعطی العطیۃ ثم یرجع فیہا الا الوالد فیما یعطی ولدہ رواہ احمد والاربعہ وصححہ الترمذي وابن حبان والحاکم قال فی سبل السلام قولہ لایحل ظاہر فی التحریم والقول بانہ مجاز عن الکراہۃ الشدیدہ صرف لہ عن ظاہرہ وقولہ الا الوالد دلیل علی انہ یجوز للاب الرجوع

وقال فیہ تحت حدیث العائد فی ہبۃ کالکلب الخ

فیہ دلالۃ علی تحریم الرجوع فی الہبۃ وہو مذہب جماہیر العلماء وبوب البخاري باب لایحل لاحد ان یرجع ہبۃ وصدقۃ الخ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 498

محدث فتویٰ